REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم یکشنبہ

عارد رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۵ امان ۱۳۴۰ ہش ۵ مارچ ۱۹۶۱ء نمبر ۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۴ مارچ بوقت نو بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ÷

پاکستان کی مجموعی آبادی — نو کروڑ اڑتیس لاکھ بارہ ہزار

وزیر داخلہ کی طرف سے حالیہ مردم شماری کے عارضی اعداد و شمار کا اعلان

کراچی ۴ مارچ۔ گذشتہ دس سال میں پاکستان کی آبادی میں قریباً ایک کروڑ اسی لاکھ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔ وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے کل یہاں حالیہ مردم شماری کے عارضی اعداد و شمار کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کی مجموعی آبادی نو کروڑ ۳۸ لاکھ ۱۲ ہزار ہو گئی ہے۔ ۱۹۵۱ء میں کل آبادی سات کروڑ ۵۸ لاکھ ۶۶ ہزار تھی۔ اس طرح آبادی میں ایک کروڑ اناسی لاکھ ۴۶ ہزار نفوس یا ۲۳.۷ فی صد اضافہ ہوا — وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے اضافہ آبادی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہ اگر یہ رفتار جاری رہی۔ تو چالیس برسوں میں پاکستان کی آبادی دو گنی ہو جائے گی۔

مسٹر ذاکر حسین نے بتایا کہ حالیہ مردم شماری کے مطابق مشرقی پاکستان کی آبادی پانچ کروڑ ۸ لاکھ ۴۴ ہزار اور مغربی پاکستان کی آبادی چار کروڑ ۸ لاکھ ۱۵ ہزار ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا مردم شماری کے کمشنر نے جو عارضی اعداد و شمار جاری کئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی آبادی چار کروڑ ۹۲ لاکھ ۵۰ ہزار مردوں اور چار کروڑ ۴۵ لاکھ ۲۷ ہزار خواتین پر مشتمل ہے۔ کل آبادی کا ۱۵.۳ فیصد حصہ پڑھا لکھا ہے مغربی پاکستان میں خواندہ آبادی کا سب سے زیادہ تناسب (۳۱.۷ فیصد) کراچی میں ہے۔ مغربی پاکستان میں خواندہ آبادی کا تناسب ۱۱.۵ فیصد ہے۔ مشرقی پاکستان میں یہ تناسب ۱۷.۶ فیصد ہے۔

وزیر داخلہ نے اعلان کیا کہ مردم شماری کرانے پر قریباً ۹۴ لاکھ روپے (۱/۱۰ روپیہ فی کس) صرف ہوئے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں مردم شماری پر اتنی کم رقم کبھی صرف نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ مردم شماری کا کام ۴۴ ایام میں مکمل ہو گیا ہے مردم شماری کا کام اتنی جلدی ختم ہونے کی بڑی وجہ ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں عوام کا زیادہ تعاون تھا۔ وزیر داخلہ نے اس سلسلہ میں قومی اخبارات اور بنیادی جمہوریتوں بالخصوص مشرقی پاکستان کے بنیادی جمہوری اداروں

کانگو میں اقوام متحدہ کی کارروائی کیلئے سوا تیرہ کروڑ ڈالر کا بجٹ

نیا بجٹ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا

اقوام متحدہ ۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے جنرل اسمبلی سے کانگو میں اقوام متحدہ کی کارروائی کے لئے ۱۳ کروڑ ۱۵ لاکھ ڈالر کا بجٹ منظور کرنے کی استدعا کی ہے۔ نیا بجٹ آئندہ منگل کو شروع ہونے والے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ اس میں اقوام متحدہ کے افسروں اور فوجیوں کی کم از کم تعداد جلد از جلد ۲۵ ہزار تک بڑھانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس بجٹ میں وہ بین الاقوامی مالی امداد شامل نہیں ہے۔ جو کانگو میں سیاسی زندگی بحال کرنے اور عوامی خدمات کا کام جاری رکھنے کی غرض سے دی جا رہی ہے۔ دریں اثناء تونس، کانگو میں مزید ۶۰۰ فوجی بھیجنے پر رضامند ہو گیا ہے ÷

راجیشور دیال کے مشن میں توسیع

نئی دہلی ۴ مارچ۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے کانگو میں اپنے خاص نمائندے مسٹر راجیشور دیال سے کہا ہے کہ وہ اس عہدہ پر اپنی مدت ملازمت میں توسیع کر دیں*

* مزید معلوم ہوا ہے کہ بھارتی حکومت بھی مسٹر دیال کو آئندہ چند ماہ تک کانگو میں اپنا مشن جاری رکھنے کی اجازت دینے پر رضامند ہو گئی ہے

۴ کے تعاون کی تعریف کی۔ آپ نے بتایا کہ سیاسی جماعتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے کیونکہ حکومت کے کام پر نکتہ چینی کا رجحان نہیں تھا۔ اس لئے یہ کام (باقی صفحہ پر)

نصابی کتب کی طباعت و اشاعت

راولپنڈی ۴ مارچ۔ مسٹر حبیب الرحمن ڈھاکہ اور لاہور میں تعلیمی حکام، پرنٹروں اور پبلشروں سے ملاقات کریں گے۔ اور آئندہ تعلیمی سال کے لئے حکومت کی منظور کردہ نئی کتابیں رائج کرنے کے سوال پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ پہلی ملاقات ۶ مارچ کو ڈھاکہ میں اور اس کے بعد دوسری ملاقات ۹ مارچ کو لاہور میں ہو گی۔ مسٹر حبیب الرحمن محکمہ تعلیم کے حکام اور پرنٹروں و پبلشروں سے مشورہ کر کے تعلیمی کمیشن کی رپورٹ کی روشنی میں نصابی کتب کی طباعت کی پالیسی طے کریں گے۔ جو لوگ طباعت و اشاعت میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اور وزارت تعلیم کے سکرٹری یا ڈائرکٹر محکمہ تعلقات عامہ سے وقت اور جگہ معلوم کر سکتے ہیں

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ مارچ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ گو طبیعت نسبتاً رو بصحت ہے۔ لیکن ابھی کلی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ÷

ایٹمی ری ایکٹر تین سال میں کام شروع کر دیگا

کراچی ۴ مارچ۔ بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ اسلام آباد کے قریب عنقریب ایٹمی سائنس اور ٹیکنالوجی کا جو ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔ حکومت اس میں ایک ایٹمی ری ایکٹر نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ایٹمی ری ایکٹر قریباً ۳ سال میں کام شروع کر دے گا۔ مسٹر بھٹو کل ریڈیو پاکستان سے ایک نشری تقریر میں قدرتی وسائل کی ترقی کے کام کا جائزہ لے رہے تھے۔ آپ نے کہا پاکستان میں ۱۹۶۲ء کے آخر تک تیل صاف کرنے کا کارخانہ قائم کیا جائے گا اور اس سے سالانہ قریباً ۳½ کروڑ روپے زر مبادلہ کی صورت میں بچ رہیں گے۔

مسٹر بھٹو نے اعلان کیا کہ حکومت ایک کروڑ ۲۷ لاکھ روپے کی لاگت سے معدنیات کا ایک کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس میں معدنیات انجینئرنگ کیمیکل ٹیکنالوجی اور تیل و گیس ٹیکنالوجی میں تربیت دی جائے گی ÷

— کراچی ۴ مارچ۔ پاکستان پٹرولیم کمپنی اس وقت مغربی پاکستان کے سانگھڑ اور کھیول کے علاقوں اور نواب شاہ کے جنوب میں تیل کی تلاش کے لئے کھدائی کر رہی ہے تیل کی تلاش کے سلسلہ میں چھ ماہرین کی ایک جماعت جدید ساز و سامان سے لیس مصروف عمل ہے ÷

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ مارچ ۶۱ء

ہم غلبۂ اسلام کیلئے پُر امید ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جمادی الاول ۱۳۰۸ھ میں اپنا مختصر سا رسالہ "فتح اسلام" شائع فرمایا تھا۔ گویا یہ رسالہ آج سے بہتر سال پہلے شائع ہوا تھا۔ اس مختصر رسالہ میں آپ نے اس حالت کا جائزہ لیا ہے جس میں مسلمان مبتلا ہو چکے ہیں اور ان تمام خطرناک نتائج کی نشاندہی کی ہے جو مغربی تہذیب مسلمانوں کے لئے اپنے جلو میں لا رہی ہے۔

کل ہم نے صدق جدید کے ایک مضمون کے کچھ حصے پیش کئے تھے جن میں مولانا ابوالحسن ندوی کے مضمون "نیا طوفان اور اس کا مقابلہ" پر جناب رئیس احمد صاحب کوئنس روڈ کراچی نے تبصرہ فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس مضمون کو پڑھ کر دلوں میں سخت مایوسی کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف متذکرہ بالا میں بہتر سال پہلے وہی باتیں بیان کی گئی ہیں جن کا تذکرہ آج مولانا ابوالحسن ندوی فرما رہے ہیں اور جن کو پڑھ کر بقول صاحب مضمون "مسلمانوں کے اندر ایک عام بیداری اور اس فتنہ کے خلاف اسلام کی حفاظت کی تدبیر کی عمومی فکر پیدا ہو گئی ہے۔" مولانا ابوالحسن نے اپنے مضمون میں یہ بھی فرمایا ہے کہ ردۃ ولا ابوبکر لہا یعنی ارتداد ہے جس کے انسداد کے لئے کوئی ابوبکر موجود نہیں ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جب فتنہ مانعین زکات وغیرہ کی وجہ سے اسلامی نظام خطرہ میں ہو گیا تھا اور مفسدین نے شورش برپا کر دی تھی تو اس وقت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو آنحضرت صلعم کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ تھے اس بغاوت کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کیا تھا اور اس کو شکست دی۔ لہذا مولانا ابوالحسن فرماتے ہیں کہ آج بھی ارتداد کا عظیم طوفان اٹھا ہے مگر اس کا انسداد کرنے والا کوئی نہیں۔ کوئی ابوبکرؓ نہیں کہ جس طرح فتنہ مانعین زکات کے ارتداد کا انسداد کیا گیا تھا جو آج کے طوفان ارتداد کا انسداد کرے۔

ہم نے گزشتہ اداریہ میں بتایا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طوفان کو جب بھانپ لیا تو آپ نے مایوسی کا اظہار نہیں کیا بلکہ آپ نے نہایت تحدی سے اسلام کی فتح کا اعلان کیا۔ آپ اس طوفان سے خوف زدہ نہیں ہوئے بلکہ آپؑ نے ان لوگوں کو بھی للکارا جو اس طوفان میں بہ نکلے تھے۔ چنانچہ آپ نے سر سید احمد مرحوم کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا! اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلےٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیوں کر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔"

(ص ۲۵۴ آئینہ کمالات اسلام حاشیہ)

کتنا حوصلہ افزا کلام ہے لیکن آپ صرف کلام کر کے ہی نہیں بیٹھ گئے آپؑ نے رسالہ "فتح اسلام" میں اس طوفان کا صحیح اور ہر پہلو سے جائزہ لیکر مسلمانوں کے سامنے وہ پروگرام بھی پیش کیا جو آپ اس طوفان کے مقابلہ کے لئے اختیار کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے پروگرام کی پانچ شاخیں بیان فرمائیں۔ سب سے پہلی شاخ تالیف و تصنیف کی ہے یہی وہ بات ہے جو آج مضمون نگار نے فرمائی ہے کہ "مولانا (ابوالحسن ندوی) نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ردۃ ولا ابوبکر لہا۔ یعنی ایک فتنہ ارتداد تو موجود ہے لیکن اس کی روک تھام کیلئے کوئی ابوبکر نہیں اس فقرے کا مطلب بجا طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ جن فلسفیانہ افکار نے یہ ارتداد پیدا کیا ہے اس کا کوئی مسکت علمی اور عقلی جواب موجود نہیں .... یہی وجہ ہے کہ اس ارتداد کی روک تھام کے لئے علمی تحقیقی ادارے بنانے کی تجاویز کی گئی ہیں۔"

پھر مولانا امین احسن صاحب اصلاحی بھی فرماتے ہیں کہ

"یہ ایک حقیقت ہے جس کا ہمیں اعتراف کر لینا چاہیئے کہ ہمارے موجودہ مذہبی طبقہ کے اندر اس فتنہ کے مقابلہ کی کوئی صلاحیت نہیں ہے۔ اس کام کے لئے ایسے رجال فکر تیار کرنے کی ضرورت ہے جو اسلام کی حمایت و مدافعت کے لئے جدید اسلحہ سے مسلح ہوں۔ اگر اس قسم کے اشخاص پیدا کرنے کا جلدی سے جلدی کوئی انتظام نہ ہوا تو ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اس ملک میں اسلام کا کوئی مستقبل نہیں ہے .... یہ ایک حقیقت ہے جو اس وجہ سے ہمیں کہنی پڑی ہے .... کہ اس کے لئے کوئی عملی اقدام تو درکنار اب تک اس کا کوئی احساس بھی ہماری قوم کے اندر نہیں پایا جاتا۔"

مولانا یہ بات آج فرما رہے ہیں۔ اگرچہ اس وقت کئی اہلِ علم کہلانے والے حضرات بڑے بڑے دعووں سے تجدید و احیاء کے لئے کھڑے ہوئے ہیں مگر مولانا کے بقول

"اب تک اس کا کوئی احساس بھی ہماری قوم کے اندر نہیں پایا جاتا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے بھی زیادہ دردناک باتیں فرمائی ہیں مگر آپ نے فقط باتوں پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ فوراً عملی اقدامات شروع کر دیئے اور ایک فعال جماعت اکٹھی کرنی شروع کی جو آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی اور جس نے ایشیاء، افریقہ، جزائر، یورپ اور امریکہ میں اسلامی مشن ہی صرف نہیں کھولے بلکہ دنیا کی بیشتر متداول زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں اور ایسے رجال فکر پیدا کئے ہیں جو مغربی علوم جدیدہ کا مقابلہ نہ صرف علمی رنگ میں کر رہے ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کی فعالیت کا نمونہ بھی پیش کر رہے ہیں اور مغربی عیسائیت کے بڑے بڑے عظیم پادری جن سے لرزتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جہاں جہاں پادریوں نے نئے سامانوں سے حملہ کر رکھا ہے انہی محاذوں پر حرف صداقت کی بل پر احمدی مبلغین اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں شکست پر شکست دے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ مایوسی کا شکار نہیں ہوئی بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے دلوں میں ربانیت کی روح پھونک دی ہوئی ہے۔ وہ کفر کے بڑے سے بڑے حملے سے نہیں گھبراتے۔ ایسا کیوں ہے کہ ایک طرف مولانا ابوالحسن اور مولانا امین احسن اصلاحی جیسے مسلم علمائے اسلام اس نئے ارتداد کے طوفان سے سخت گھبرا اٹھے ہیں اور اپنی باتوں سے مسلمانوں میں مایوسی کی لہریں دوڑا رہے ہیں مگر دوسری طرف ایک معمولی سی جماعت ہے جو اپنی بساط سے بڑھ کر اشاعت دین کا جہاد کر رہی ہے اور جو "اسلام کی فتح" سے پر یقین اور پرامید ہے۔ جو قطعاً اس طوفان سے خوفزدہ نہیں۔

اس کی وجہ کوئی دور نہیں ہے جماعت احمدیہ اس لئے پرامید اور کامیاب ہے کہ اس کا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہمیں نے قرآن کریم اتارا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو یقین کامل ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر وقت اپنے اس وعدہ کو پورا کرتا ہے۔ وہ ہر وقت اپنی طرف سے ایسے لوگوں کو مبعوث کرتا ہے جو دین اسلام کو زندہ رکھتے ہیں۔ اور وہ کفر کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے وقت ضرور ایسا نوح کھڑا کرتا ہے جو اس کی ہدایات کے مطابق کشتی بناتا ہے۔ گو ایک قوم کی قوم ایک جہاں کا جہاں اپنی ہٹ دھرمی سے اس طوفان کا شکار ہو جائے مگر اللہ کا نوح ایمان کی کشتی کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ضرور کنار عاقبت پر لگاتا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس زمانے کے الٰہی ہدایات کے تحت کشتی تیار کرنے والے نوح کو پہچانا ہے اور اس کی زیر ہدایت کشتی میں سوار ہو کر طوفان کی لہروں سے لڑتی ہوئی چلی جاتی ہے اور انشاء اللہ ایک دن یہ کشتی سلامتی کے کنارے پر لگے گی۔ قنوطیت ہمارے پاس بھی نہیں پھٹک سکتی۔ ہم اسلام کی فتح پر کامل یقین رکھتے ہیں اور کسی طوفان سے خوفزدہ نہیں ہیں۔

اعلان

برائے طالبات مڈل

جن طالبات نے مڈل کا امتحان دیا ہے وہ سکول میں حاضر ہو جائیں ان کی نہم کی تعلیم شروع کر دی جائیگی غیر حاضری کی صورت میں دس غیر حاضریوں پر نام کٹ جائے گا۔

ہیڈ مسٹرس
نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق

احادیث کی روشنی میں

تقریر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۴)

گھر کی بنیاد دو اہم رکنوں مرد و زن کے باہمی تعلقات کی نوعیت پر قائم ہوتی ہے جس میں جذبۂ محبت و مودت اور احساس عزت و شفقت اگر کارفرما نہ ہو۔ تو ایسا گھر بنجر گھر ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان قیمتی جذبات سے پورا پورا حصہ ملا تھا۔ وہ اس حصہ داری میں کسی دوسری بیوی سے کم نہ تھیں۔ اونٹ پر سوار ہوتے وقت نبی اکرم صلعم سردار عرب و عجم اپنا زانو ان کے سامنے جھکا دیتے اور صفیہ کا قدم آپ کے زانو پر ہوتا اور آپکو ان کے احترام کا غایت درجہ احساس اور پاس تھا۔ ایک دفعہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو قریش کے اونچے گھرانے میں سے تھیں۔ اور انہیں اپنے حسب و نسب کا احساس ضرورت سے بھی کچھ زیادہ تھا۔ جس کی وجہ سے زید بن حارثہ سے ان کا نباہ نہ ہوا۔ ایک دفعہ کسی بات سے بگڑ کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہود کی بچی ہونے کا طعنہ دیا۔ انہیں اس بات سے بہت دکھ ہوا کہ اسلام میں داخل ہو کر بھی ابھی تک یہودیت کی وجہ سے قابل طعنہ و تشنیع ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے بے ساختہ فرمایا صفیہ اس کا جواب یہ کیوں نہ دیا۔ کہ میرے آباؤ اجداد میں موسےٰ اور ہارون جیسے ذی شان نبی ہیں کس لطیف پیرایہ میں آپ نے صدمہ خوردہ بی بی کی دلجوئی فرمائی اور حضرت زینب سے مقاطعہ فرمایا۔ دو ماہ تک آپ ان سے ہمکلام نہیں ہوئے یہاں تک کہ معاشرہ اسلامیہ میں اپنے اصل درجے کا علم ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی طلب کی اور آپ نے منہ پھیر لیا۔ اور آخر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے معذرت کی۔ اور آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کیا۔ اور پھر انہی کی سفارش پر حضرت زینب کو معافی ملی۔

مرد قوّام خاندان کے افراد کو حدود کے اندر رکھتا ہے۔ یہ مفہوم ہے آیت الرجال قوّامون علی النساء کا اور یہ ایک نمونہ ہے مظہر قوّامیت اور شان قوّامیت رکھنے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق کا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق
علیہ صلوٰۃ الف الف صلوٰۃ

مرد قوّام عورتوں کی عزت کا محافظ اور انہیں اپنی حدود میں رکھنے پر قادر ہوتا ہے اور اگر نہ مانیں تو وعظ و نصیحت حسن تلقین شفقت و محبت سے سمجھاتا ہے۔ پھر بھی نہ مانیں تو کسی نہ کسی طریق سے انہیں احساس کراتا ہے۔ یہ مفہوم ہے آیت کے تیسرے حصہ کا

والتی تخافون نشوزھن
فعظوھن واھجروھن
فی المضاجع واضربوھن
فان اطعنکم فلا تبتغوا
علیھم سبیلاً ان اللہ
کان علیاً کبیراً (النساء)

جن عورتوں کے نشوز یعنی حدود سے تجاوز کرنے کا خوف ہو تو انہیں نصیحت کرو۔ اور ان سے کنارہ کشی کرو کہ وہ بستروں میں الگ تھلگ پڑی رہیں۔ اگر وہ پھر بھی اصلاح پذیر نہ ہوں۔ تو انہیں بدنی سزا دو۔ لیکن اگر تمہاری نصیحت مان لیں اور اپنا نشوز چھوڑ دیں تو پھر ان کی اصلاح کے لئے کوئی دوسری راہ اختیار نہ کی جائے۔ ان اللہ علیّاً کبیراً۔ اللہ ہی دراصل عالی مرتبت اور کبریائی کے لائق ہے

اس فقرہ سے مردوں عورتوں دونوں کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ ذات باری ہی درحقیقت کبریائی کے لائق اور واجب الطاعت ہے۔ اور عظمت و علو اسی ذات کی شان ہے انسان کی فضیلت اطاعت احکام الٰہی میں ہے، اور اس امر میں کہ صفات الٰہیہ کو اپنائے۔

نشوز یعنی نافرمانی پر بدنی سزا صرف نافرمان عورت کے لئے نہیں بلکہ مردوں کے لئے بھی ہے۔ اور بعض ناگزیر حالات میں یہ سزا دونوں مرد عورت کے لئے جاری کرنے کا ارشاد ہے۔ بعض صحابہؓ نے واضربوھنّ کی آیت نازل ہونے پر اپنی بیویوں کو مارنا شروع کر دیا۔ جس پر ان عورتوں نے آپؐ کے پاس شکایت کی۔ آپؐ نے دوسرے دن مہاجر و انصار کو اکٹھا کیا اور فرمایا:۔

لقد طاف اللیلۃ جال
محمدٍ سبعون امرءۃ
کل امرءۃ تشتکی زوجھا
فلا تجدون اولئک
بخیارکم۔

اپنی بیویوں کو مارنے والے اچھے نہیں ہیں*

قوّام کے معانی جیسا کہ میں بتا چکا ہوں پرورش و تربیت کرنا ضروریات زندگی مہیا کرنا اور حد اعتدال قائم رکھنا۔ جہاں تک کفالت کا تعلق ہے، چند ایک مثالیں احادیث سے اخذ کرتے ہوئے میں نے پیش کر دی ہیں اور آپ بارہا سن چکے ہوں گے کہ اپنی بیویوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزانہ عصر کی نماز کے بعد یکے بعد دیگرے اپنی تمام بیبیوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ ان کا حال پوچھتے اور ان کی ضروریات معلوم کر کے انہیں مہیا کرتے نان و نفقہ اور لباس وغیرہ کے لحاظ سے سبھی کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے۔ جس بی بی کی باری ہوتی اور کسی جگہ سے تحفہ تحائف آتے تو وہ اسی بی بی کا حصہ ہوتا۔ اپنے برتاؤ سے کسی بی بی کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ زندگی کی اولین ضروریات میں دوسری کو اس پر ترجیح دی گئی ہے۔ رحمت و شفقت اور محبت و عزت جو گھریلو زندگی کو جنت بنانے میں از بس ضروری ہے۔ اس سے ہر ایک کو حصہ ملتا رہا۔ روزانہ عصر کی نماز کے بعد متعدد بیویوں کے پاس جانا اور ان کی خبر گیری کرنا معمولی بات نہیں۔ عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ مرد حسین بیوی کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے اور اپنی دوسری بیوی کے حقوق نظر انداز کر دیتا یا اسے کالمعلقہ چھوڑ دیتا ہے ہمارے ملک میں جس کے گھر دو بیویاں ہوں، وہاں اکثر یہی حال دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ایک بیوی منظور نظر اور دوسری مقہور و مہجور بے چاری کی دلجوئی اور پاسداری تو الگ رہی اس کی ضروریات زندگی پورا کرنا وبال جان بن جاتا ہے۔ ایسا شخص صفت قوامیت سے کوئی حصہ نہیں رکھتا۔ بلکہ لذت نفس کا پجاری ہوتا ہے، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت قوامیت کو دیکھا جائے۔ تو وہ ایک نرالی شان رکھتی ہے۔ روزانہ تمام بیبیوں کے پاس جانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ خصوصاً جبکہ آپؐ کے کندھوں پر فریضہ تبلیغ و اصلاح اور ساری قوم کے احیاء و تربیت کا بار گراں بھی آپکے دوش مبارک پر تھا اور شدید ترین دشمن آپ سے برسر پیکار تھے۔ اور آپ ان سے نبرد آزمائی کی مہمات میں مشغول۔ ایسے نازک حالات میں اپنی بیویوں کی نگہداشت کا فرض ادا کرنا بہت بڑی ہمت کا کام ہے۔

احباب کرام! کسی خلق کا صحیح اندازہ حالات کے موازنہ سے ہو سکتا ہے۔ اور کڑی مشکلات ہی میں کسی کی ہمت کا پتہ چلتا ہے۔ جوں جوں عائلی ذمہ داری معاشی ضروریات اور سیاسی مشکلات کا اضافہ ہوتا اور آپؐ کے کندھوں پر گوناگوں ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھتا چلا گیا۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اسی قدر علو ہمتی و اولو العزمی اور صبر و ثبات کے ساتھ آپؐ کی مستعدی اور قوت برداشت بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ ہر نوع کی سخت ترین مشکلات آپ نے سر کر لیں۔ اور ایک دنیا جہاں نے یہ نظارہ دیکھا کہ آپ کی عمر کے آخری حصہ میں آپ کے گھر میں متعدد بیبیاں آئیں اور آپؐ ایک کثیر العیال کنبہ کے متولی اور سرپرست بنے۔ اس مختصر مدت میں لڑائیاں ہوئیں اور آپؐ نے اپنے دشمنوں پر فتوحات حاصل کیں۔ اور الٰہی پیشگوئیوں کے عین مطابق ان فتوحات کا خارق عادت معجزہ دیکھ کر آپؐ کے پاس اسلام قبول کرنے کے لئے لوگ جوق در جوق آئے۔ اور قبائل نے کثرت سے وفود بھیجے۔ صرف دو آخری سالوں یعنی نویں اور دسویں ہجری میں وفود کی تعداد پچاسی تھی۔ جن کی مہمان نوازی کا بار آپ پر تھا۔ اسی مختصر مدت میں قبائل کے ساتھ صلح نامے ضبط تحریر میں لائے گئے۔ اور اسی مدت میں دور و نزدیک مفتوح علاقوں میں انتظام کے لئے گورنر بھیجے گئے۔ اور ان کے فرائض منصبی کی نگرانی بھی کی گئی۔ ایک کثیر الاشغال انسان کی شدت مصروفیت کا یہ حال ہو۔ اور پھر روزانہ بیویوں کے پاس جا کر ان کا پرسان حال ہو۔ اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔ بلکہ احادیث میں تو یہاں تک ذکر ہے کہ آپ اصحاب الصفہ اور دور و نزدیک کے ہمسایوں اور مساکین کے گھروں کی خبر گیری فرماتے۔ ان کا ہر طرح خیال رکھتے۔ روزمرہ کا یہ کام آسان کام نہ تھا۔ آپ آخری عمر تک اس عائلی اور کنبہ پروری اور حسن جوار کی ذمہ داری سے کماحقہ عہدہ برآ ہوئے اور دوسروں کو بھی صلہ رحمی اور حسن سلوک کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اور اپنے اسوہ حسنہ سے انہیں اپنے رنگ میں رنگین* فرمایا ہمسایہ کے

---

* بخاری روایت ۹۳۲ باب ۲۳ پ ۴

بارے میں حسن سلوک کی تاکید ہے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے دریافت کیا۔ میرے دو ہمسائے ہیں میں ان میں سے کسے ہدیہ بھیجوں۔ جواب میں فرمایا الی اقربهما منك بابا (بخاری) جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو اور یہ نہیں فرمایا جس کے ساتھ تمہارے تعلقات زیادہ ہوں بلکہ عام طور پر اس امر کا خیال رکھا جاتا۔ اور آپ کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنی خبرگیری میں ستر گھروں کا خیال رکھتے اور ہمسائیگی کی یہی حدود بیان فرمائی ہیں۔ یہ حال تھا اس کثیر العیال اور کثیر الاشغال مرد قوام کا اور جب آخری بیماری سے نڈھال ہو کر چلنے پھرنے کی طاقت نہ رہی تو جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ کی مستند روایات میں مذکور ہے کہ آپ نے اپنی بیبیوں سے اپنی معذوری کا اظہار کر کے اجازت چاہی اور اجازت پر حضرت عائشہؓ کے گھر میں آپؐ کی تیمارداری ہونے لگی۔ اس ناتوانی و معذوری میں بھی آپ نے بی بیوں کا حق نظر انداز نہیں فرمایا بلکہ امکانی حد تک ان کے حقوق مساوات ملحوظ رکھے۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ الحسن مظہر صفت قیومیت نے مکارم اخلاق کا وہ حیرت انگیز نمونہ دکھایا جس کی مثال نظر نہیں آتی اور اس عدیم النظیر حقیقت کے پیش نظر آپؐ نے اپنے متعلق ان الفاظ میں اظہار فرمایا۔ خیرکم خیرکم لاهله تم میں سے اچھے وہی لوگ ہیں جو اپنے اہل بیت کے لئے اچھے ہوں اور میں اپنے اہل بیت کے لئے سب سے اچھا ہوں اور فرمایا اذا كانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط۔ جس مرد کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے درمیان عدل نہیں کیا تو قیامت کے روز وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک حصہ گرا ہوا ہوگا۔ یعنی مفلوج

آپ سن چکے ہیں کہ ازواج مطہرات کی بود و باش اور صورت معاش سادہ ہی نہیں بلکہ تنگدستی کی تھی۔ اس سے بالطبع یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرد قوام کی یہی قوامیت ہے کہ گھر کی ضروریات زندگی با فراغت مہیا نہ ہوں اور نکاح پر نکاح کرتا چلا جائے اور کسی ایک کو پیٹ بھر کر کھانا نہ دے سکے تنگ دستی اور تنگ حالی کے جو واقعات بیان کئے جاتے ہیں وہ درست ہیں مگر وہ ایک محدود زمانے سے تعلق رکھتے ہیں اور جو نتیجہ اس تنگ دستی سے نکالا جاتا ہے۔ وہ غلط ہے۔ جب یہ تنگدستی تھی تو سب کی حالت ایک سی تھی کوئی ناگواری محسوس نہیں ہوئی ناگواری وہاں پیدا ہوا کرتی ہے جہاں کچھ متعلقین تو آرام کی حالت میں ہوں اور کچھ بے آرامی کی حالت میں۔ ابتلاء والے زمانے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ غایت درجہ صبر و قناعت اور ایثار کا تھا۔ آپ بعض دفعہ خود بھوک برداشت فرماتے اور دوسروں کو مقدم رکھتے۔ یہی پاکیزہ نمونہ تنگدستی کی حالت میں بیویوں کو بھی تلخیوں سے بچانے والا تھا اور صحابہ کرام کو بھی آپ نے اپنے گھر کے اندر اور باہر اپنی تربیت سے ذہنوں میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی تھی کہ انہیں اپنے ماحول کی تلخیوں کے ساتھ ذہنی اور سازگاری اور موافقت پیدا ہو چلی تھی۔ جس کی برکت سے ان کی تنگدستی جو انتہائی تلخی۔ صبر و قناعت اور شکر گذاری اور رضائے الٰہی کی حالت میں تبدیل ہو گئی تھی۔ اور وہ سب اس محدود عرصے کو خدا کی طرف سے ایک ابتلاء اور آزمائش سمجھتے تھے۔ اور اس کٹھن امتحان میں وہ سب پاس ہو گئے رضی اللہ عنهم ورضوا عنه۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وہ زمانہ بھی آیا کہ سب خوشحال ہو گئے۔

نماز باجماعت

فریضہ پانچ وقتی نماز کی باجماعت ادائیگی مومن کا شیوہ ہے مسجد میں مومن ایسا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ احادیث میں باجماعت نماز کی اتنی تاکید فرمائی گئی ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نماز در حقیقت وہی حقیقی نماز ہے جو باجماعت مسجد میں ادا ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء سے غیر حاضر مسلمانوں سے متعلق اپنی ناراضگی کا جو اظہار فرمایا وہ بار بار احباب کے سامنے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں آ چکا ہے۔ بنا برین انصار اللہ احباب کی توجہ اس اہم فریضہ کی کما حقہ ادائیگی کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔

(قائد تربیت انصار اللہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے دادا جان چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب آف سیالکوٹ جو کہ چک $\frac{145}{10-R}$ ضلع ملتان میں سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عابدہ شفیقہ متعلمہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

(۲) میرے والد محترم چوہدری عطاء اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالو کے بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا کرے آمین

(اختر حسین ٹیچر بدو کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اعتماد:۔ مجالس کی طرف سے رپورٹیں بہت کم آ رہی ہیں۔ مجالس کو اس طرف توجہ کرنی چاہئیے۔ رپورٹیں بھجوانی نہایت ضروری ہیں۔

مال:۔ دفتر مرکزیہ کے ہال کی تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ مرکز کی کوشش ہے کہ آئندہ سالانہ اجتماع تک یہ کام مکمل ہو جائے۔ جملہ مجالس اس سلسلہ میں اپنے فرائض کو ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں اور تعمیر دفتر کے چندہ کے لئے عطایا جمع کر کے ساتھ ساتھ ارسال کریں۔ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی ۳۱ جنوری کو ختم ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی تک آمد کی رفتار بہت سست ہے۔ اس لئے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ چندہ جات کی وصولی کی طرف غیر معمولی توجہ فرمائیں۔ نیز وصول شدہ چندہ ساتھ ساتھ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔

کوئٹہ:۔ مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ماہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب کا امتحان لیا جایا کرے۔ چنانچہ سب سے پہلے کتاب "الوصیت" مقرر کی گئی ہے۔ اس کا امتحان ۵ مارچ ۱۹۶۱ء کو ہوگا۔ نیز خدام میں ترجمہ قرآن کریم پڑھنے کی تحریک کی گئی ہے۔ مقامی مربی صاحب ایک کلاس کی صورت میں پڑھایا کریں گے۔ اور خدام دو دو رکوع یاد کر کے امتحان دیا کریں گے۔

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء کو یوم مصلح موعود کی تقریب میں بعد نماز عصر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسے کے بعد افطاری کا انتظام کیا گیا۔ اور تمام کام خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ہوا۔

ربوہ:۔ بزم حسن بیان کے زیر انتظام ۱۶ فروری کو مسجد محمود ربوہ میں ایک انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ دس مقررین نے اس میں حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نے ادا فرمائے منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم احمد صاحب (ابن مولوی ظہور حسین صاحب) دار الصدر غربی اوّل اور مکرم کریم صاحب (دار الرحمت وسطی) دوم اور جاوید احمد صاحب (دار الرحمت وسطی) سوم قرار پائے۔ مکرم حافظ عبد السلام صاحب نے انعامات تقسیم کرنے کے بعد دعا فرمائی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اسلام کا بہترین نمونہ

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بہترین نمونہ انصار احباب کا نصب العین ہے۔ اسی جہاں میں ایک طرف وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات و برکات کو جذب کر سکتے ہیں اور اپنے ... حاصل کر سکتے ہیں تو دوسری طرف نوجوان اور نئی پود کے لئے مشعل راہ ہو سکتے ہیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں موثر خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔ (قائد انصار اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اور رمضان المبارک

احباب جماعت میں بعض ایسے خوش نصیب جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے۔ اپنے پر واجب زکوٰۃ رمضان المبارک میں ادا کیا کرتے ہیں۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ رمضان المبارک گذر رہا ہے۔ نیز صدر انجمن کا مالی سال بھی قریب الاختتام ہے۔ لہٰذا ازراہ مہربانی ایسے احباب اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقوم اس ماہ میں ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (ناظر بیت المال)

قابل توجہ انصار اللہ

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا دور خلافت بے شمار سماوی برکات کا حامل ہے۔ اسلام کی ترقی کے جو الٰہی وعدے اس زمانہ اور اس شخصیت سے وابستہ ہیں ان کے پیش نظر انصار اللہ احباب کو رمضان کے مبارک ایام میں پیش از پیش روحانی سرگرمی سے کام لینا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اپنے ماحول میں اور اپنے خاندان میں اپنے مقام کے لحاظ سے اصلاح و ارشاد کا سرچشمہ ہے۔ آپ کے قول اور فعل اور نمونہ سے آپ کے کم عمر متعلقین متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ پس وقت ہے کہ تربیت و اصلاح کے وسیع میدان میں گامزن ہوتے ہوئے ایک طرف ہم اپنی سب کمزوریوں کو دور کریں مگر اس طرح جس طرح سے صحابہؓ نے شراب کی ممانعت ہونے پر تعمیل کی۔ اور دوسری طرف روحانی ترقیات و سماوی برکات کے جاذب بنیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ ہماری کوئی خامی ہماری انفرادی یا جماعتی ترقیات میں روک ہو۔ بلکہ ہماری ناچیز مساعی اور دعائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی شرف قبولیت پائیں کہ وہ اپنے فضل اور رحم سے مصلح موعود ایدہ اللہ کے زمانہ میں ہر خاص و عام کو اصلاح کی نعمت سے مالا مال کر دے۔ اور نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہو اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے سب خدائی وعدے جلد تر ہماری آنکھوں کے سامنے پورے ہوں۔ اللّٰهم انصر من نصر دين محمد واجعلنا منهم

(قائد تربیت انصار اللہ)

تبّت میں حضرت مسیح ناصری کی آمد

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی کاشمیری ...)

روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ تبت میں تبتی علماء بدھی زبان میں جو جدید تاریخ مرتب کر رہے ہیں اس میں وہ اس سوال کا جواب بھی دینگے کہ آیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کبھی تبت میں بھی تشریف لائے ہیں؟ چنانچہ روزنامہ مذکور "کیا مسیح تبت میں آئے تھے" کے عنوان سے لکھتے ہیں:۔

سرینگر ۱۴ر فروری۔ لداخ کی جو نئی تاریخ بدھی زبان میں لکھی جا رہی ہے اس میں اس سوال کا جواب دینے کے متعلق بھی کوشش کی جا رہی ہے کہ کیا کبھی مسیح تبت میں بھی آئے تھے۔ بائیبل کے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ مسیح نے اپنی زندگی کے ۱۲ سے تیس سال تک کا عرصہ مشرق کی سیاحت میں اور خصوصاً تبت میں گذارا ہے جو کہ اس وقت بدھ مت کا بہت بڑا مرکز تھا۔ لداخ کی زمانہ قدیم کی تاریخ کا لحاظ رکھتے ہوئے یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کتاب میں اس بات پر روشنی ڈالی جائے گی کہ بدھ مذہب وادی کشمیر سے تبت بواسطہ لداخ کس طرح پہنچا؟ علماء لداخ کی ایک کمیٹی نے ان حقائق کو ظاہر کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔"

(اردو ترجمہ از روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور ۱۷ر فروری ۱۹۶۱ء صک)

یہ خوشی کی بات ہے کہ علماء لداخ نے اس مسئلہ کی تحقیقات کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ تاریخی اور مذہبی دنیا میں اس کا خیر مقدم کیا جائے گا یہ مسئلہ کسی کا مخصوص مسئلہ نہیں۔ سب دنیا کا مسئلہ ہے۔ بلکہ دنیائے انسانیت کی تاریخ کا ایک گمشدہ ورق ہے اور مشرقی اور مغربی محققین کو تاریخی نقطۂ نظر سے اس مسئلہ کی تحقیقات کرنی چاہیئے اور اس تحقیقات کو دنیا کے سامنے لانا چاہیئے۔ ہم علماء لداخ کی اس تحقیقات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مگر ان کو اس طرف توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ نہ صرف مسیح کے ۱۲ سے تیس سال تک کی زندگی کے حالات کا پتہ لگائیں بلکہ اُن کے واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی کا بھی پتہ لگائیں جو انہوں نے تبت میں گذاری اور جو ان کی زندگی کا اہم حصہ ہے کیونکہ اس بات کی زبردست شہادتیں موجود ہیں کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد مشرقی ملکوں میں آئے اور یہاں تبلیغ کرتے رہے ان ملکوں میں جن میں مسیح نے تبلیغ کی تبت کا ملک بھی شامل ہے۔ چنانچہ پہلا مغربی محقق جو تبت میں جاکر بُدھ علماء سے ملا اور جس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تبت میں زندگی گذارنے اور یہاں تعلیم دینے کا انکشاف کیا نکولس نوٹوویچ ایک روسی سیاح تھا۔ جو ۱۸۹۰ء کے قریب بدھوں کے مٹھ واقعہ لیہ (لداخ) میں بُدھ لاماؤں سے ملا اور مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ان سے دریافت کئے اور انہیں فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں شائع کیا۔ اس کتاب اور اس کے بعد کی تحقیقات اور دیگر تاریخی شہادتوں سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد یہ سفر اختیار کیا تھا اور وہ واپس فلسطین نہیں گئے بلکہ سرینگر کشمیر محلہ خانیار میں وفات پا گئے اور آج تک وہاں ان کی قبر موجود ہے۔ سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس زندگی کا انکشاف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تھا اور اس وقت سے اس مسئلہ کی تحقیقات شروع ہو گئی تھی اور جماعت احمدیہ نے اس سلسلہ میں جو تحقیقات اب تک کی ہے جو مختلف کتابوں میں شائع ہو چکی ہے۔ تبت کے بدھ علماء اگر اسے بھی پیش نظر رکھیں تو انہیں اپنی تحقیقات میں بہت مدد ملے گی اور جلد کسی یقینی اور فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچ سکیں گے

واقعہ صلیب کے بعد مسیح تبت میں

جو تاریخی شہادتیں حضرت مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد کے سفر سے متعلق ہیں ان کی مزید تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بعض روایات سے جو حضرت مسیح سے عقیدت رکھنے والوں میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح کو ۳۰ سال کی عمر میں نبوت ملی تھی اور اگر یہ سمجھا جائے کہ آپ تیرہ سال کی عمر میں واپس فلسطین چلے گئے تھے تو اس وقت کے بدھوں نے انہیں پیغمبر تسلیم کیا جب کہ ابھی نبوت ہی نہ ملی تھی اور وہ تبت میں بدھ مذہب کے علماء سے صرف تعلیم حاصل کر رہے تھے جیسا کہ پہلا سفر ثابت کرنے والے کہتے ہیں ادھر بدھ علماء کی شہادت اب تک موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے اور انہوں نے خود تعلیم حاصل کرنے کی بجائے تبت میں دوسروں کو تعلیم دی تھی اور یہ بھی بدھ لٹریچر میں موجود ہے کہ حضرت مسیح کو صلیب کا واقعہ بھی پیش آیا تھا۔ سو اگر واقعہ صلیب کے بعد وہ تبت میں نہیں آئے تو واقعہ صلیب ان کی کتابوں میں کیسے درج ہوا۔ چنانچہ روسی سیاح نکولس نوٹوویچ بدھ لاما سے اپنی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میرے ایک سوال کے جواب میں لاما نے کہا

"بے شک عیسیٰ بُدھ دیو کا اوتار تھا جس نے بغیر استعمال آگ یا تلوار کے ہمارے سچے اور اعلیٰ دھرم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلایا .... عیسیٰ ایک بڑا پیغمبر ہوا ہے بائیس بدھوں کے بعد وہ پہلا پیغمبر ہوا اور تمام دلائی لاموں سے بڑا ہوا ہے کیونکہ اس میں ہمارے خداوند کی روحانیت موجود تھی۔ اسی نے تم کو راہ راست دکھلا دیا ہے اور وہی تمام گمراہ روحوں کو دھرم کے دائرہ کے اندر لایا بلکہ اس نے نیکی اور بدی میں تمیز کرنا سکھلایا اور اس کے نام اور اعمال کا ذکر ہماری کتب متبرکہ میں موجود ہے اس نے جو پاپی اور گنہگار لوگوں کے درمیان ایک عجیب زندگی بسر کی اس کا حال پڑھ کر اور بت پرست لوگوں کے بھاری گناہ کا حال سنکر جو انہوں نے پیغمبر کو بہت عذاب کے ساتھ مار دینے میں کیا ہمیں رونا آتا ہے۔ لاما کی یہ گفتگو سن کر میں حیران ہوا"

(یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات مترجم لالہ جے چند ص۲۶)

"یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" نام کتاب کا اردو ترجمہ لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندی سبھا پنجاب نے ۱۸۹۸ء میں شائع کیا۔ پہلی فصل ہی میں جہاں سے یسوع مسیح کا ذکر شروع ہوتا ہے نکولس نوٹوویچ مصنف کتاب نے حضرت مسیح کے واقعہ صلیب کا ذکر نہایت پُر درد اور ہیبتناک انداز میں لکھا ہے۔ چنانچہ مصنف لکھتا ہے کہ:۔

زمین کانپ اٹھی اور آسمان پر شور برپا ہوا اس لئے کہ ملک اسرائیل میں ایک گناہ کبیرہ سرزد ہوا ہے وہ گناہ یہ ہے کہ وہاں انہوں نے عیسیٰ جیسے بزرگ اور منصف مزاج کو عذاب سے مار ڈالا جو روح الارواح تھا جو ایک معمولی انسان کے قالب میں نازل ہوا تھا تاکہ انسانوں کے فاسد خیالات دور ہو کر ان کی بھلائی ہو"۔

("کتاب مذکور فصل اول ص۳۵)

مصنف لاما کی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میرے ایک سوال کے جواب میں لاما نے کہا عیسیٰ جیسے اور بہت سے اوتار گذر رہے ہیں اور جو اسی ہزار مخطوطوں میں ان کی زندگی کا حال درج ہے مگر اس کا سواں حصہ بھی کم لوگوں کے پڑھنے میں آیا ہوگا ہماری گونپا میں بہت سے مخطوطے موجود ہیں ان میں سے چند میں عیسیٰ کی زندگی کے حالات درج ہیں"۔

(کتاب مذکور ص۲۵-۲۶)

ان قدیم نسخوں اور مخطوطوں کا ہمس کی خانقاہ میں موجود ہیں۔ میجر ک ہاورڈ نے بھی اپنے سفرنامہ میں ذکر کیا ہے جو کہ سنہ ۱۸۵۰ء میں شائع ہوا تفصیل کے لئے دیکھئے "دی ایڈوانچس آف اے لیڈی ان ٹریٹری چین اینڈ کشمیر"

(باقی)

داخلہ انسٹی ٹیوٹ ایجوکیشن و ریسرچ پنجاب یونیورسٹی

ایوننگ کلاسز۔ داخلہ سوموار ۶۱-۳-۳ کو ۴ بجے تین کلاسیں۔

(۱) فلاسفی آف ایجوکیشن

(۲) ایجوکیشنل سٹیٹسٹکس

(۳) کمیونٹی سکول۔ یہ کلاسیں ایم ایڈ ڈگری کی ضرورت کو جزوی طور پر پورا کرتی ہیں۔ بیک وقت صرف ایک کلاس میں داخلہ ہوگا۔ کلاس میٹنگ میں حاضری لازم۔

پہلی دو کلاسیں سوموار ۶۱-۳-۲۰ کو ۴½ بجے لگینگی۔ اور ہر سوموار و بدھ کو ۴½ بجے تا ۶ بجے شروع جون تک لگتی رہیں گی تیسری منگل ۶۱-۳-۲۱ کو ۴½ بجے لگے گی اور ہر منگل و جمعرات کو ۴½ تا ۶ بجے شروع جون تک لگتی رہے گی۔ فیس -/۳۵ روپے ہر ایک کلاس۔

شرائط: بی ایڈ یا بی ٹی۔ ٹیچروں کو ترجیح

(پ۔ ٹ ۶۱-۳-۲)

(ناظر تعلیم)

درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کی آنکھوں میں سخت تکلیف ہے۔ احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(محمود احمد چیمہ)

نقد وصولی چندہ وقفِ جدید۔ سال چہارم

سال رواں کے وعدہ جات ادا کرنے والے مخلصین کے اسماء درج ذیل ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کی مالی قربانیوں کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ۔۔ ۱۲۱
خواجہ عبد الرشید صاحب گوجرہ ۰-۵۰-۶
چوہدری مقبول احمد صاحب " ۷۵-۶
مرزا غلام مصطفےٰ صاحب " ۰-۰-۷
مہر سلطان احمد صاحب چک ۲۰۱ ج ب گوجرہ ۰-۵۰-۶
چوہدری عبد العزیز صاحب " ۶۲-۶
مکرمہ امۃ الحق صاحبہ " ۴۴-۱
ملک محمد حیات صاحب دلہ جھنگ ۰-۰-۱۰
ملک غلام حسین صاحب گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا ۰-۰-۶
مخدوم محمد ایوب صاحب میانی ضلع سرگودھا ۰-۰-۹
مستری عبد العزیز صاحب جیکب آباد ۱۲-۶
عبد الستار صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ ۲۵-۷
ہاشم الدین صاحب۔ ضلع میمن سنگھ مشرقی پاکستان ۱۹-۶
منجانب اہلیہ عبال " " ۲-۶
غلام رسول صاحب غنیوالی ضلع سیالکوٹ ۰-۰-۵
چوہدری فضل احمد صاحب چک ۱۲/۶ R-B لائلپور ۰-۵۰-۶
چوہدری علی احمد صاحب " " ۰-۵۰-۶
چوہدری رحمت علی صاحب " " ۰-۵۰-۶
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ " " ۰-۵۰-۵
مولوی نور الدین صاحب مشرقی پاکستان ۔۔ ۴۴-۲
ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس نیلا گنبد لاہور ۰-۵۰-۷
قریشی عبد المنان صاحب " ۰-۵-۷

دل محمد صاحب ربوکے ضلع سیالکوٹ ۰-۰-۴
احمد علی صاحب معلم وقف جدید دار النصر غربی ربوہ ۰-۰-۶
سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی دار الرحمت غربی ربوہ ۰-۰-۸
میاں نواب الدین صاحب مؤذن " ۲۵-۳
ڈاکٹر غلام قادر صاحب چک ۱۱۹ چھور شیخوپورہ ۰-۰-۶
اہلیہ صاحبہ " " ۰-۰-۶
قریشی عبد الرشید صاحب آڈیٹر تحریک جدید ۰-۰-۱۰
نواب زادہ محمد امین خانصاحب بنوں ۰-۰-۲۵
منشی عبد الغنی صاحب کھیوڑہ ۱۹-۶
عبد السلام صاحب رہتاسی " ۰-۰-۶
چوہدری نصر اللہ خانصاحب " ۳۱-۶
مولوی عمر خطاب خانصاحب مانسہرہ ۰-۰-۶
محمد اسمٰعیل صاحب ریحان کوونڈی ۰-۰-۶
مولوی محمد عرفان صاحب مانسہرہ ۰-۰-۱۵
عبد الغفور صاحب کوونڈی ۰-۰-۶
مولوی عبد المجید صاحب " ۰-۵۰-۵
ڈاکٹر محمد الدین صاحب میرپور ۳۸-۱۵
رسول بخش صاحب چک ۶ ر منٹگمری ۰-۰-۶

(ناظم مال وقف جدید)

مبلغین سیرالیون کی تعزیتی قرارداد

مبلغین سیرالیون کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم و محترم حافظ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب والد محترم مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے محترم ڈاکٹر صاحب کی وفات ایک قومی نقصان ہے۔ آپ کی زندگی خالصۃً خدمت دین اور اصلاح خلق کے لئے وقف تھی کہ آپ کو بورنیوشن کے بانی مبانی بننے کا فخر حاصل ہوا۔ ہم اس سانحہ عظیم میں مکرم میں شیخ نصیر الدین احمد صاحب اور ان کے دیگر لواحقین سے دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر و استقامت سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار از مبلغین سلسلہ احمدیہ سیرالیون مغربی افریقہ)

"تلافیٔ مافات" کا ایک نیک نمونہ

مکرم جمیل الرحمٰن صاحب خلیل انسپکٹر بیت المال ۱۲-۱۴ روپے کا چیک بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:
"چونکہ میرا کام ہی کچھ اس قسم کا ہے ہر وقت سفر میں رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس دفعہ ابھی تک میں کہیں بھی وعدہ نہیں کر سکا۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ بجائے وعدہ کرنے کے کیوں نہ دیگر ضروریات کو روک کر پچھلا اور سال رواں کا چندہ تحریک جدید نقد ادا کر دوں شاید اسی طرح پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ سو سال گذشتہ کا مبلغ ۷/ روپے اور سال رواں کا مبلغ ۱۲/۷ روپے کل مبلغ ۱۲-۱۴ روپے کا چیک امانت صدر انجمن احمدیہ ارسال خدمت ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے اور صحیح معنوں میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین"

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک بزرگ خاتون کا ذکرِ خیر

از مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی سابق مربی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذکروا موتٰکم بالخیر کی تعمیل میں اپنی پھوپھی محترمہ عزیت بیگم صاحبہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ۲۷ فروری بروز جمعہ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ میری پرورش میرے ننھیال میں ہوئی جبکہ میری والدہ صاحبہ مجھے تین برس کی عمر میں چھوڑ کر وفات پا گئیں۔ علی پور ضلع ملتان سے محترمہ پھوپھی صاحبہ مجھے اپنے پاس لے آئیں۔ میرے ماموں اور پھوپھا محترم حکیم محمد فیروز الدین صاحب ملتانی مرحوم اور ان کے والد محترم حکیم چراغ علی صاحب مرحوم اور نانی صاحبہ ان بزرگوں نے بذریعہ خط جون ۱۹۰۵ء میں بمقام علی پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان بیعت کی اور وصیت کے احکام جاری ہونے پر سب نے ۱/۱۰ کی وصیت کر دی ان میں سے حضرت نانا جان اور نانی صاحبہ مقبرہ بہشتی قادیان میں مدفون ہیں محترم حکیم محمد فیروز الدین صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ احمدیہ قبرستان میں بطور امانت مدفون ہیں۔ اور اس مقدس گروہ کے آخری فرد محترمہ پھوپھی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ربوہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا موقع عطا فرمایا۔

حکیم چراغ علی صاحب ملتانی کو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بعد قادیان آکر ملکانہ کے علاقہ میں خدمت سلسلہ کی خاص توفیق دی۔ اور آپ حضرت اقدس سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص ارشاد کے ماتحت قصبہ کوسمہ ضلع مین پوری میں مقرر کئے گئے جو کہ راجپوت امراء کا مقام تھا۔ آپ نے اپریل ۱۹۲۳ء میں عین مشاورت کے درمیانی روز وفات پائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مع نمائندگان مشاورت بعد نماز ظہر مسجد نور کے قریب آپ کا جنازہ ادا کیا۔

محترم حکیم محمد فیروز الدین صاحب نے دفتر بیت المال میں بطور انسپکٹر ایک عرصہ تک کام کیا اور ہمیشہ سلسلہ کی خدمت انتہائی اخلاص اور محنت سے کی آپ کے اندر پیغام حق کے پہنچانے اور جماعت کی تربیت کا خاص جذبہ پایا جاتا تھا۔

. . . .

ملتان میں جو مبلغین کرام مرکز سے تشریف لاتے ان کی خدمت میں حاضر رہتے اور علاقہ کا دورہ بھی کر دیتے۔ بیت المال کی کارکردگی کے عرصہ میں اس خدمت کے علاوہ بالعموم وعظ و نصیحت سے کام لیتے۔ بہت سے احباب کو تحریک کر کے حقہ نوشی کی عادت ترک کر دی۔ محترمہ پھوپھی صاحبہ اور محترمہ نانی صاحبہ قریباً ایک قسم کی صفات رکھتی تھیں۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد اور اشراق بھی پڑھتے۔ رمضان المبارک کے درس میں باقاعدہ شامل رہتے علاوہ ازیں اجتماعات میں نمایاں حصہ لیتے محترمہ پھوپھی صاحبہ کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اپنے محبوب خاوند کی دوسری شادی میں خاص حصہ لیا اور بچوں سے بہت پیار رکھتے گھر میں بڑی والدہ کے نام سے پکارے جاتے سلسلہ کے لئے مالی قربانی کا خاص جذبہ رکھتی تھیں۔ چنانچہ اپنی وصیت ۱/۶ کی کروا دی تھی۔

میں گھر میں اکلوتا بچہ تھا کیونکہ میرے محترم ماموں جان کی دوسری شادی دسمبر ۱۹۲۸ء میں ہوئی۔ جبکہ میں مولوی فاضل کا امتحان دینے والا تھا۔ میری زندگی وقف کر کے مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلوائی۔ اور طالب علمی کی زندگی میں ہی میں ایک مبلغ مربی کی حیثیت سے خدمت سلسلہ کے لئے منتخب ہو گیا۔ میری پھوپھی صاحبہ نانا جان مرحوم کی حقیقی بھانجی تھیں۔ اس لئے محترم ماموں جان کے لئے بہت قابل قدر تھیں۔ آپ نے زندگی بھر ان کے آرام میں کوئی کمی نہیں چھوڑی بلکہ وفات کے قبل میری عدم موجودگی میں آپ نے اپنے صاحبزادے عزیز محمد احمد ایم ایس سی۔ اور محترمہ خالہ صاحبہ کو وصیت کی کہ تمہاری والدہ بڑی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ چنانچہ وفات تک یہ عزیز محمد احمد صاحب کے پاس ہی رہیں۔ گاہے گاہے ان کی اجازت سے میرے ہاں آکر ٹھہرتے اور اب وفات کے وقت بھی عزیز محمد احمد صاحب نے ان کی وصیت کا حصہ جائیداد ادا کر کے آخری ثواب حاصل کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میرے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی ان میں سے ہر ایک نے میری پرورش میں کوئی کمی نہیں کی۔ اب میں اس آخری نعمت سے بظاہر محروم ہو گیا ہوں۔ آپ کی ہر وقت کی دعائیں مجھے یاد ہیں۔ بس اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زندگی میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ عقبیٰ میں بھی اپنے انعامات سے نوازے محترمہ پھوپھی صاحبہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں ہمیشہ اپنے اعزہ کو نیکی کی تلقین کرتیں۔ دین کے سلسلہ میں بہت باغیرت تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں صبر جمیل عطا فرما دے آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد بزرگوار چوہدری محمد ابراہیم صاحب صاعیلہ ضلع گجرات میں اچانک سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور دیگر سب احباب جماعت کی خدمت میں والد صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد مندانہ دعاؤں کی [illegible]

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں (مع لیبر و میٹریل) کے لئے زخوں کے نظر ثانی شدہ شیڈول ۱۹۵۴ء پر مبنی سربمہر ٹنڈر ۱۴ مارچ ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	عرصہ تکمیل
۱۔ داؤد خیل یارڈ کو ری ماڈل کرنے کے سلسلہ میں کیبنوں اور سٹاف کوارٹروں کی تعمیر	روپے 50,000/-	روپے 1000/-	چھ ماہ
۲۔ داؤد خیل اور رسان کے درمیان میل نمبر ۲۲۶/۹ پر ایک نئے بی کلاس "اسٹیشن" جابہ کی تعمیر۔	80,000/- "	1600/-	"
۳۔ داؤد خیل میں ایک انٹر کلاس کے ایک مردانہ کمرہ انتظار کی تعمیر۔	10,000/-	200/-	۳۰ جون ۱۹۶۱ء

ٹنڈر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے دفتر سے پانچ روپے نقد ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں یہ رقم بعد میں واپس نہ ہو گی۔ ٹنڈر اسی روز یعنی ۱۴ مارچ کو سوا بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

وہ تمام ٹھیکیدار جن کے نام ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے نام ٹنڈر داخل کرنے کی مقررہ تاریخ سے قبل ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے ہاں درج کرا لیں۔

عام اور خاص شرائط زیر دستخطی سے حاصل کی جا سکتی ہیں ٹھیکیداروں کو ان شرائط کی مقررہ جگہوں پر دستخط کرنا ہوں گے اور یہ اس بات کی علامت ہو گی کہ انہیں یہ شرائط منظور ہیں۔

زرضمانت ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس حسب معمول ٹنڈر فارم خریدنے سے قبل جمع کرانا ہو گا ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہو گا اور اسے اختیار ہو گا کہ وہ سارا ٹنڈر منظور کرے یا اس کا کوئی حصہ۔

شیڈول آف ریٹ کے ہر باب کے بالمقابل علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

یکم اگست ۱۹۶۱ء سے ۳۰ جون ۱۹۶۲ء تک کے عرصہ میں پیائین کوریکا سے بیلاسٹ اور پچنگ سٹون (BELLAST AND PITCHING STONE) کی فراہمی کے لئے نرخوں کے نظر ثانی شدہ شیڈول ۱۹۵۴ء پر مبنی سربمہر ٹنڈر ۲۸ مارچ ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ فارم پانچ روپے نقد ادا کر کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں فارموں کی قیمت بعد میں واپس نہیں کی جائے گی۔

ٹنڈر اسی روز شیڈول وقت سے پندرہ منٹ بعد برسرعام کھولے جائیں گے کوریکا کا سامان جتنی مقدار میں فراہم کرنا ہو گا مندرجہ ذیل ہے:-

میٹریل کی مقدار	زرضمانت
۲" سٹون بیلاسٹ	۷,۰۰۰۰ مکعب فٹ (۷ لاکھ)
۱/۲ ۱" سٹون بیلاسٹ	۱۰,۰۰۰۰ مکعب فٹ (دس لاکھ)
انٹو بیلاسٹ	۵۰,۰۰۰ مکعب فٹ (پچاس ہزار)
پچنگ سٹون	۲۰۰۰۰۰ مکعب فٹ (دو لاکھ)
۳/۴ تا ۳/۸ البمی بیلاسٹ	۵۰,۰۰۰ مکعب فٹ (پچاس ہزار)

ٹنڈر کے کاغذات پر مشتمل بر ٹنڈر فارم مقدار کا شیڈول محکمے کی خاص شرائط (پارٹس اے اینڈ بی) اور ہدایات برائے ٹنڈر زیر دستخطی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور شرائط پر مقررہ جگہوں پر ٹھیکیدار کو دستخط کرنا ہوں گے اور اس امر کی علامت کے طور پر کہ اسے یہ شرائط منظور ہیں انہیں ٹنڈر کے ہمراہ داخل کرنا ہو گا

زرضمانت حسب معمول ٹنڈر فارم خریدنے سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس جمع کرانا ہو گا۔

ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہو گا اور اسے اختیار ہو گا کہ کسی ٹنڈر کو پورا منظور کرے یا اس کے کسی ایک حصہ کی منظوری دے۔

تمام ٹھیکیدار جن کے نام ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

ٹنڈر صرف وہی ٹھیکیدار داخل کریں جو کوریکا کا سابقہ تجربہ رکھتے ہوں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی)

مجرم بچوں پر مقدمے چلانے کیلئے بنیادی جمہوریتوں کے اندر عدالتیں قائم کی جائیں گی

مغربی پاکستان میں دیہی پولیس کے قیام کا تجربہ جاری ہے

راولپنڈی ۳ مارچ۔ وزیر داخلہ مسٹر ذاکر حسین نے کل یہاں بتایا کہ مجرم بچوں کے خلاف مقدموں کی سماعت کے لئے بنیادی جمہوری اداروں کے نظام کے اندر عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ آپ نے بتایا اس سلسلے میں قانون قریب قریب مکمل ہو گیا ہے۔

دیہی پولیس کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا۔ یہ بات غلط ہے کہ مغربی پاکستان میں دیہی پولیس قائم کرنے کی سکیم کو ترک کر دیا گیا ہے بلکہ صوبے کے تین اضلاع میں دیہی پولیس کے قیام کے سلسلے میں تجربہ جاری ہے۔ اور اگر ان اضلاع میں یہ تجربہ کامیاب رہا تو پھر سارے ملک میں دیہی پولیس قائم کر دی جائے گی۔

مسٹر ذاکر حسین نے کہا کہ پاسپورٹوں کا محکمہ وزارت خارجہ سے وزارت داخلہ کو منتقل کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں اور نئے محکمے کے ڈھانچے کی تفاصیل تیار کی جا رہی ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ وزارت داخلہ تھوڑے عرصے بعد پاسپورٹوں کا کام شروع کر دے گی۔

وزیر داخلہ نے امید ظاہر کی کہ پاسپورٹوں کے محکمے کی تنظیم نو سے پاسپورٹوں کی درخواستوں پر زیادہ تیزی کے ساتھ کام کیا جا سکے گا۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر ذاکر حسین نے کہا۔ بنیادی جمہوریتوں سے بھی کہا جائے گا کہ وہ پاسپورٹ حاصل کرنے کے خواہشمند افراد کی شناخت کر کے ان کی مدد کریں۔

ملک میں مردم شماری کے کام کے بارے میں وزیر داخلہ نے کہا۔ ابتدائی مردم شماری کی رپورٹیں آئندہ سال کے اوائل میں منظر عام پر آ جائیں گی، آپ نے کہا حکومت کو خوشی ہے کہ ۱۹۵۱ء میں پہلی مردم شماری کے مقابلے میں ۱۹۶۱ء کی دوسری مردم شماری میں زیادہ صحت کے ساتھ آبادی کی گنتی کی گئی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اس مرتبہ مردم شماری زیادہ سائنٹیفک طریق پر ہوئی ہے اور یہ حقیقتاً منصوبہ بندی کے مقاصد کے لئے بڑی مفید ثابت ہو گی۔

لاہور ۳ مارچ۔ سماجی بہبود کی ڈائرکٹوریٹ کے زیر اہتمام صوبائی دارالحکومت لاہور میں حکومت مغربی پاکستان اور پنجاب یونیورسٹی کے تعاون سے گداگروں کا ایک سروے شروع کیا گیا ہے۔ یہ سروے دو دن جاری رہے گا۔ اور اس کے نتائج کا ایک ماہ بعد اعلان ہو سکے گا۔

الجزائر کو آزاد کرانے کے طریقوں پر مکمل اتفاق رائے

شاہ مراکش، حبیب بورقیبہ اور فرحت عباس کا مشترکہ اعلان

رباط ۳ مارچ کل صبح مراکش کے شاہ حسن دوم، تونس کے صدر حبیب بورقیبہ اور آزاد الجزائری حکومت کے وزیراعظم مسٹر فرحت عباس کی بات چیت کے بعد ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ تینوں سربراہوں میں الجزائر کو آزاد کرانے کے ذرائع پر مکمل اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ

فرانس اور الجزائری حریت پسندوں کے درمیان الجزائر کے مسئلے پر براہ راست بات چیت میں کوئی رکاوٹ نہیں پڑنی چاہیئے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ فریقین میں مکمل مساوی بنیادوں پر بات چیت کے بعد کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ تینوں افریقی سربراہوں کی بات چیت پیرس میں صدر ڈیگال سے صدر بورقیبہ کے الجزائر کے مسئلہ پر تبادلۂ خیال کے بعد ہوئی۔

دریں اثنا صدر حبیب بورقیبہ کل رباط سے تیونس پہنچ گئے۔ اس سے پہلے رباط میں انہوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہا: ہم رباط میں شاہ مراکش اور مسٹر عباس سے الجزائر کے مسئلہ پر بات چیت کے بعد اس کے حل کے بارے میں بڑے پُرامید ہو گئے ہیں آئندہ چند دن میں اہم واقعات ظاہر ہونے والے ہیں جو الجزائر میں لڑائی ختم کرنے کی طرف پہلا قدم ثابت ہوں گے۔

مشترکہ اعلان میں عظیم تر مغرب" کے قیام کے عزم کا آغاز کیا گیا اور اس سلسلے میں اب تک کی گئی کوششوں پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ عظیم تر مغرب مغربی گروپ کے عرب ملکوں مراکش، تونس، لیبیا اور الجزائر پر مشتمل ہو گا۔

★ بون ۳ مارچ۔ مغربی جرمنی کے صدر ڈاکٹر کونارڈ ایڈناور نے بارہ اور تیرہ اپریل کو امریکہ کے صدر کینیڈی کی سے واشنگٹن میں ملاقات کی دعوت منظور کر لی ہے حکومت امریکہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مغربی جرمنی کے دارالحکومت بون میں دونوں سربراہوں کی مجوزہ ملاقات کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

حالیہ مردم شماری کے عارضی اعداد و شمار کا اعلان

(بقیہ صفحہ اول)

جلد کسی رکاوٹ کے بغیر ختم ہو گیا۔

مسٹر ذاکر حسین نے کہا ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ ہم نے مردم شماری کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کی کوشش کی ہے مثال کے طور پر صرف ان لوگوں کو خواندہ شمار کیا گیا ہے جو یہ سمجھ سکتے ہوں کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں ۱۹۵۱ء میں وہ سب لوگ خواندہ تصور کئے گئے تھے جو صرف پڑھ سکتے تھے آپ نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ ہزاروں مسلمان ایسے ہیں جو قرآن پاک پڑھ سکتے ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے انہیں خواندہ شمار نہیں کیا گیا۔ آپ نے مردم شماری سے متعلقہ عملے اور رضاکار شمار کنندوں کا شکریہ ادا کیا۔

آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کی آبادی میں ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں ۲۰.۶۹ فیصد اضافہ ہوا ہے مغربی پاکستان میں یہ اضافہ ۲۵.۲۳ فیصد ہے آپ نے خیال ظاہر کیا کہ مختلف وجوہ کے باعث مشرقی پاکستان میں زندگی زیادہ کٹھن ہے مغربی پاکستان میں لوگوں کو کشادہ اور نسبتاً صحت مند ماحول میسر ہے لیکن مشرقی پاکستان میں آبادی گنجان ہے اس کے علاوہ مغربی پاکستان کی خوراک میں مشرقی پاکستان کے مقابلہ میں زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔

مسٹر ذاکر حسین نے مردم شماری کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے بتایا کہ جب تک مطلوبہ اعداد و شمار مہیا نہ ہوں ترقی کا کوئی منصوبہ بنایا یا مکمل نہیں کیا جا سکتا آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے طوفان سے متاثرہ علاقوں اور کاغان گھیبی کے قبائلی علاقوں میں دوبارہ رائے شماری کرانا پڑی کیونکہ آبادی بکھری ہوئی ہے۔ دور کسی فی مربع میل تھی اور شمار کنندوں کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان علاقوں میں دو ماہ پیشتر مردم شماری شروع کا کام ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں زیادہ جامع تھا۔ قبائلی علاقہ میں چار طریقوں سے مردم شماری کی گئی۔

وزیر داخلہ نے بتایا کہ مردم شماری کے بارے میں تین ماہ کے بعد ایک جدول شائع کی جائے گی۔ مردم شماری کا کام ۱۹۶۰ء کے وسط میں شروع ہوا تھا اور ۱۹۶۱ء کے اوائل میں ختم ہو گیا مسٹر ذاکر حسین نے بتایا کہ قبائلی علاقہ کی آبادی میں بظاہر اضافہ نظر آتا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس سال ۱۹۵۱ء کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر طریقہ سے مردم شماری کرائی گئی۔

راکٹوں کے ذریعے ڈاک بھیجنے کے تجربات

پیرس ۴ مارچ۔ جنوبی فرانس میں مختلف شہروں کے درمیان راکٹوں کے ذریعہ ڈاک بھیجنے کے تجربات کئے جا رہے ہیں خیال ہے کہ یہ تجربات کامیاب ہونے کی صورت میں مختلف شہروں کے درمیان تیزی سے ڈاک بھیجی جا سکے گی۔

حکومت پاکستان بھارتی فسادات کے سلسلے میں ہر ممکن اقدام کریگی

ٹرینوں کے سمجھوتے سے بھارتی پس و پیش کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع نہیں ملی (وزیر خارجہ)

کراچی ۴ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل کراچی کے شہریوں کے دس ارکان پر مشتمل ایک وفد کو یقین دلایا کہ بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلے میں جو کچھ بھی ممکن ہوا حکومت پاکستان ضرور کرے گی اس وفد نے وزیر خارجہ پر زور دیا تھا کہ جبل پور میں مسلمانوں کے خلاف فسادات کے سلسلے میں بھارتی حکومت سے سخت احتجاج کیا جائے۔

بعد میں مسٹر منظور قادر نے اخباری نمائندوں سے غیر رسمی بات چیت کے دوران بتایا کہ حکومت پاکستان کو ابھی تک اسبارے میں کوئی سرکاری اطلاع نہیں ملی کہ بھارتی حکومت بھارت کے راستے مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان ریلوں کی براہ راست آمد و رفت کا سمجھوتہ کرنے میں پس و پیش کر رہی ہے ایک سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ مسٹر اے کے بروہی اس مارچ کے آخر تک نئی دہلی میں قیام کریں گے۔

آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ جنوبی افریقہ کے جس وفد نے ڈاکٹر یوسف دادو کی قیادت میں مجھ سے ملاقات کی ہے اس نے بڑے پرزور طریقے سے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کی ہے اس وفد کے دوسرے رکن مسٹر کلی وانی ہیں۔

۴ دریں اثنا ڈاکٹر یوسف نے کہا ہے "مجھے اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ پاکستان جنوبی افریقہ خصوصاً نسلی امتیاز کی پالیسی میں گہری دلچسپی لے رہا ہے ڈاکٹر دادو نے وزیر خارجہ کو جنوبی افریقہ میں کالے باشندوں کی مشکلات سے آگاہ کیا۔ ڈاکٹر دادو نے اپنی اس اپیل کا بھی اعادہ کیا کہ جنوبی افریقہ کو دولت مشترکہ کی اس کانفرنس میں شرکت سے روکا جائے جو آٹھ مارچ سے لندن میں شروع ہو رہی ہے جنوبی افریقہ کے لیڈر پروگرام کے مطابق آج رات دولت مشترکہ کی کانفرنس کے سلسلے میں عازم لندن ہو جائیں گے لندن میں وہ صدر ایوب خاں سے ملاقات کریں گے۔

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی خلیل احمد صاحب کارکن لنگرخانہ ربوہ کئی دن سے آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴